بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ
# الفضل
قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۱ | ۳۰ ماہ اخاء ۱۳۲۲ ہش | یکم ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ | ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۵۵

## مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح دس بجے کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو پاؤں میں ابھی نقرس کا درد ہے۔ گو کل کی نسبت کسی قدر کم ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب بقاپوری ابن مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کے ہاں کل پہلا لڑکا تولد ہوا ہے۔ جو مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ کا نواسہ ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

فلائٹ لفٹیننٹ عبد المجید صاحب بھٹی قادیان میں انڈین ایئر فورس میں ٹیکنیکل بھرتی کے سلسلہ میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ ۳۱ اکتوبر تک قادیان میں قیام کریں گے۔ کسی دوست نے کوئی مشورہ وغیرہ لینا ہو تو اُن سے مہمان خانہ میں مل سکتے ہیں۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۳۰ شوال ۱۳۶۲ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ہندوستان کی آبادی میں اضافہ اور خوراک میں کمی

وزیر ہند مسٹر ایمری نے ۱۷ اکتوبر کی رات کو برمنگھم میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کے بعض حصوں میں قحط کے اسباب پر روشنی ڈالی اور بیان کیا۔ کہ قحط کا ایک بڑا سبب یہ ہے کہ ہندوستان میں برطانی حکومت نے نہریں وغیرہ جاری کی ہیں نتیجہ یہ ہے۔ کہ فصلیں بہت اچھی ہونے لگی ہیں۔ اور اس وجہ سے آبادی بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ ۱۹۳۱ء و ۱۹۴۱ء کے درمیانی دس سال کے عرصہ میں اس ملک کی آبادی میں پانچ کروڑ نفوس کا اضافہ ہو چکا ہے۔ یعنی برطانیہ کی مجموعی آبادی سے بھی زیادہ۔ ہر ماہ ہندوستان میں چار لاکھ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ گویا ملک کی خوراک میں حصہ دار ہو جاتے ہیں۔ ہندوستان کی چالیس کروڑ آبادی آج بھی زیادہ تر اسی اراضی پر گذارہ کر رہی ہے۔ جس سے ماضی میں ایک قلیل آبادی بمشکل خوراک حاصل کر سکتی تھی۔ صنعت و حرفت کی ترقی۔ آبپاشی سے زیادہ سے زیادہ استفادہ اور زراعت کے طریقوں میں اصلاح کی تمام کوششوں کے باوجود ہندوستان سے قحط کا خطرہ دور نہیں کیا جا سکا۔

ہندوستان کی آبادی میں اس سے پہلی مردم شماری یعنی ۱۹۲۱ء سے ۱۹۳۱ء تک کے دس سالوں میں قریباً ۳۴۰۰۰۰۰۰ نفوس کا اضافہ ہوا تھا۔ جو پولینڈ اور آسٹریا کی مجموعی آبادی سے بھی زیادہ ہے۔ اس زمانہ میں اضافہ کی اس رفتار پر ذمہ دار لوگوں کی طرف سے تشویش کا اظہار کیا گیا تھا۔ لورڈ ڈاکٹر ہٹن نے اس مردم شماری کی جو رپورٹ لکھی۔ اس میں لکھا تھا۔ کہ اس طرح ہندوستان کی آبادی کا بڑھتے جانا مشکلات کا موجب ہو سکتا ہے۔ اور یہ مشورہ دیا تھا۔ کہ آبادی کی بڑھتی ہوئی رفتار کو روک دیا جائے۔ اور اہل ہند اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔ کہ جب وہ بچے پالنے کی مقدرت نہیں رکھتے۔ اور خود فاقے کر رہے ہیں۔ تو بچے پیدا کرنے سے باز کیوں نہیں رہتے ہندوستان کے معیار زندگی کے متعلق ۱۹۳۷ء میں سر جان میگو کی تحقیقات یہ تھی۔ کہ اس ملک ۳۹ فی صدی آبادی کو تو بے شک ایسی خوراک مہیا ہوتی ہے۔ جسے تسلی بخش کہا جا سکتا ہے۔ مگر ۴۱ فی صدی کی خوراک کم ہے اور اس میں سے بھی ۳۰ فی صدی لوگ ایسے ہیں۔ جو خراب خوراک استعمال کرتے ہیں۔ اور جن لوگوں کو خوراک میسر بھی آتی ہے۔ وہ بھی دودھ۔ مکھن۔ پھل اور سبزیوں اور اس قسم کی دوسری طاقت بخش اشیاء سے محروم رہتے ہیں۔ چند سال ہوئے بمبئی کے لیبر آفس نے شہر کی مزدور جماعتوں کی آمدنی و خرچ کا اندازہ لگا کر بتایا تھا کہ جن مزدوروں کی آمدنی ہندوستان کی اوسط آمد سے زیادہ ہے وہ بھی بمبئی جیل مینول میں مقررشدہ خوراک سے کم حاصل کرتے ہیں۔ ڈاکٹر ہٹن نے اپنی رپورٹ میں لکھا تھا کہ آبادی کے اس طرح بڑھنے سے معیار زندگی کا گرنا ضروری ہے۔ بیک وقت آبادی میں اضافہ اور زندگی کا معیار بلند نہیں ہو سکتا۔ اور اس بناء پر ان کا مشورہ یہ تھا۔ کہ ہندوستانی آبادی کی بڑھتی ہوئی رفتار کو روک دیں یعنی بچے پیدا کرنا بند کر دیں۔ اور اب مسٹر ایمری نے بھی گویا بچوں کی پیدائش کو ہندوستان میں کمی خوراک کا ایک موجب بتایا ہے۔ بچوں کی پیدائش کے سلسلہ کو روک کر ملک کو قحط کے خطرات سے محفوظ رکھنے کی تجویز ممکن ہے ان لوگوں کے لئے تو خوش نما ہو۔ جو اپنی زندگی کی غرض و غایت ہی عیش و عشرت سمجھے ہوئے ہیں۔ لیکن کوئی محب وطن اور اپنے ملک کو عروج و ترقی کے اعلیٰ مقام پر دیکھنے کا خواہشمند ہندوستانی اسے پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا۔ ہندوستان ایک وسیع ملک ہے۔ اور قدرت نے اسے زرخیزی کے لحاظ سے کسی دوسرے ملک سے پیچھے نہیں رکھا۔ معدنیات کے لحاظ سے بھی اسے اہم مقام حاصل ہے۔ ہر قسم کی ضروریات زندگی بافراط یہاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ ان حالات میں جو لوگ ہندوستانیوں کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ اپنے افلاس میں کمی کرنے اور معیار زندگی کو بلند کرنے کے لئے آبادی میں اضافہ نہ ہونے دیں۔ ان کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے کہ وہ خود غرض ہیں۔ اور ہندوستان سے انہیں کوئی ہمدردی نہیں۔

اس قسم کا مشورہ مسلمانوں کے لئے تو اس وجہ سے بھی قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ کہ اسلام نے اس پر عمل کرنے کی ممانعت کی ہے۔ اور افلاس و غربت کی وجہ سے اولاد سے خوف کھاتے ہوئے اس کی پیدائش روک دینے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ کہ لا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق نحن نرزقھم وایاکم ان قتلھم کان خطأً کبیرا۔ یعنی تمہارے لئے یہ قطعاً جائز نہیں۔ کہ اپنی اولاد کو افلاس کے خوف سے قتل کر دو۔ ہم ان کو بھی رزق دیں گے اور تم کو بھی ہم ہی دیتے ہیں۔ ان کا قتل بہت بڑا گناہ ہے۔

ہندوستان میں خوراک کی کمی کا ایک بڑا باعث یہ ہے۔ کہ اراضی پر گذارہ کرنے والوں کی شرح بہت زیادہ ہے۔ بہترین حالات کے ماتحت کاشتکاری کے ذریعہ ایک مربع میل رقبہ ۲۵۰۔ اشخاص کے گذارے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ مگر ہندوستان میں ایک مربع میل پر دو ہزار اشخاص گذارہ کرتے ہیں۔ اور پھر ایک بہت بڑا نقص یہ ہے۔ کہ یہ کاشتکاری پر گذارہ کرنے والے لوگ سال کا اکثر عرصہ بے کار رہتے ہیں۔ زمیندارہ کام اتنا نہیں ہوتا۔ کہ تمام سال انہیں مصروف رکھ سکے۔ اگر زمینداروں کی اس رنگ میں تربیت کا انتظام کیا جائے۔ کہ وہ فارغ وقت کو ضائع نہ کریں۔ بلکہ اس سے پوری طرح فائدہ اٹھائیں۔ تو یہ تنگی دور ہو سکتی ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ حکومت کے بعض ذمہ دار افسر خود کچھ کرنے کی بجائے ہندوستانیوں کو فضول اور غلط مشورے دے رہے ہیں۔ نسل انسانی کی پیدائش کو روک کر زندہ لوگوں کیلئے خوراک کا انتظام کرنا تو ایسا ہی ہے جیسے زندہ لوگوں میں سے بعض اسواسطے خود قتل کر دئے جائیں

## مکمل مبلّغ

دعوۃ الامیر تصنیف سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ایک مکمل تبلیغی کورس ہے۔ جس کے صحیح مطالعہ سے ایک احمدی پورا مبلغ بن سکتا ہے۔ اور پوری جرأت اور وثوق کے ساتھ ہر حلقہ میں تبلیغ کر سکتا ہے۔ چنانچہ اسی غرض کے ماتحت شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے "دعوۃ الامیر" کو بطور نصاب تین سلسل سہ ماہی امتحانات پر تقسیم کر دیا گیا تھا۔ آئندہ امتحان اس کتاب کے آخری حصہ میں سے ہوگا۔ انشاء اللہ جو خدام اور احباب جماعت ان امتحانات میں باقاعدہ شامل ہوتے رہے ہیں۔ وہ اس آخری امتحان میں بالضرور شمولیت فرمائیں۔ تاکہ وہ اس تبلیغی کورس کو ختم کر سکیں۔ اور مکمل مبلغ کی حیثیت میں احمدیت کی صحیح تبلیغ کے قابل ہو سکیں۔

جو خدام اور احباب کسی معذوری کی وجہ سے گزشتہ دو امتحانات میں شامل نہیں ہو سکے۔ وہ اس آخری امتحان میں بالضرور شریک ہوں۔ تاکہ ان کو یہ معلوم ہو سکے۔ کہ یہ کتاب تبلیغ کے لئے کس قدر مفید ہے۔ اور وہ اس طرح ابتدائی دو حصوں کو خود اپنے طور پر پڑھ سکیں۔ یہ امتحان ۲ نبوت کو ہوگا۔

خاکسار ملک عطاء الرحمن مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

## دفتر بہشتی مقبرہ کے اعلانات

(۱) مولوی ظفر محمد صاحب کی وصیت بوجہ اخراج از جماعت منسوخ کر دی گئی ہے۔

(۲) مندرجہ ذیل وصایا منسوخ شدہ بحال کر دی گئی ہیں۔

(۱) ملک حسن خان صاحب چھنی تاجہ رہان ضلع سرگودہا وصیت نمبر ۲۶۷۵

(۲) ملک برکت علی صاحب ملازم محکمہ نہر شیخوپورہ " " ۴۴۳۵

(۳) میاں عبد العزیز صاحب مغل لاہور " " ۵۰۲۳

(۴) مولوی عبد القادر صاحب صدیقی حیدر آباد دکن " " ۳۱۵۰

(۵) چودھری غلام قادر صاحب چک ۷۹ سرگودہا " " ۴۲۴۰

(۶) سردار محمد علی صاحب جوڑہ کرنانہ وصیت نمبر ۳۰۷۹

(۳) خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب کٹنی موصی نمبر ۵۴۷۶ کی وصیت پہلے آٹھویں حصہ کی تھی۔ اب آپ نے ساتویں حصہ کی وصیت کر دی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ دوسرے موصیوں کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ اس سابقت میں حصہ لیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے مطابق زیادہ سے زیادہ قربانی کریں۔ اللّٰھم اٰمین (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

## جذبات شوق

از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

نور کس جلوہ گہ ناز سے آیا چھن کے
جگمگا اٹھے عجب طرح سے گوشے من کے

وہ پلائی مرے ساقی نے رحیق مختوم
کہ مٹے جتنے بھی جھگڑے تھے شما و من کے

مری بیماری کا کچھ بھی نہیں جز دید علاج
رائیگاں ٹوٹکے ہیں برہمن و یزمن کے

جذبۂ عشق سلامت ہے تو دیکھو گے ابھی
آملیں گے سبھی روٹھے ہوئے ہم سے من کے

ذکر گن گن کے کیا بھی تو کیا کیا اے شیخ
من سدھاریں گے نہ تسبیح ریا کے منکے

قادیاں دار الاماں ہی میں تسلّی ہوگی
اُن کی۔ ہاں۔ جو متلاشی ہیں کسی مامن کے

کیا کہا، چرخ پہ زندہ ہے ابھی تک عیسٰی
جسم خاکی ہے؟ یہ دھوکے ہیں ترے سر [illegible] کے

جوشِ وحشت نے گریبان تو کر ڈالا چاک
پرزے اڑجائینگے اک روز مرے دامن کے

بجلیاں کوندتی ہیں کوندیں مجھے کیا ڈر ہے
کہ فرشتے ہیں نگہباں مرے خرمن کے

یہ کرشمے ہیں ترے دستِ دعا کے آقا
یاد ہیں بھولے نہیں نعرے ترے یا من کے

جنگ میں اپنی جو یونہی رہی ثابت قدمی
ٹکڑے اڑجائینگے جاپان کے اور جرمن کے

تیز گامی رُفقا کی ہے نظر میں اکمل
شرم کے مارے ہیں پاؤں مرے تو تو من کے

## ختم شدہ رسید بکوں کی واپسی ضروری ہے

اگرچہ مضمون مندرجہ عنوان کے بارہ میں متواتر اعلانات کئے جانے کے نتیجہ میں بعض جماعتوں کی طرف سے سالہائے گزشتہ کی ختم شدہ رسید بکوں کے منثنے واپس آنے لگ گئے ہیں لیکن ابھی تک بیشتر جماعتوں کا حصہ ایسا ہے جنہوں نے ان کی طرف توجہ نہیں کی یا اگر کی ہے۔ تو اس سے اصل غرض رسید بکوں کے منگوانے کی پوری نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ ان کو واپس کرتے وقت آخر میں روزنامچہ سے مقابلہ کرنے اور بذریعہ پڑتال حسابات کی صحت کرنے کا نوٹ تحریر نہیں کرتے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جملہ پریذیڈنٹ صاحبان و سیکرٹریان مال کو واضح کیا جاتا ہے۔ کہ وہ رسید بک ہائے کو واپس کرتے وقت انسپکٹر صاحب بیت المال یا آڈیٹر مقامی یا پریذیڈنٹ صاحب سے حسابات کی پڑتال کرا کر اس امر کا نوٹ آخری ورق پر تحریر کرا لیا کریں۔ تاکہ اس کے دیکھنے سے صحت حساب کے متعلق اطمینان ہو سکے۔ (ناظر بیت المال)

## مصیبت زدہ اور ماتم والے کے ساتھ ہمدردی

جس کے ہاں ماتم ہو جائے۔ اس کے ساتھ ہمدردی کے متعلق حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں سوال پیش ہوا کہ کیا یہ جائز ہے۔ کہ جب کسی بھائی کے گھر ماتم ہو جائے۔ تو دوسرے دوست اپنے گھر میں اس کا کھانا تیار کریں۔ حضرت نے فرمایا یہ امر نہ صرف جائز بلکہ برادرانہ ہمدردی کی راہ سے ضروری ہے کہ ایسا کیا جائے (بدر جولائی ۱۹۰۷ء) احباب جماعت کو چاہیئے کہ مندرجہ بالا ارشاد کے مطابق عمل بنا دیں۔ بعض اوقات معمولی سی فروگزاشت کے خطرناک نتائج نکلتے ہیں۔ لیکن اگر اسلامی ہدایات کی پابندی کی جائے۔ تو انسان نہ صرف ہر قسم کے خطرات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ بلکہ اطمینان ان کی زندگی کو پا لیتا ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

## یوم پیشوایان مذاہب

یوم پیشوایان مذاہب امسال ۱۴ نبوت ۱۳۲۲ ہش (نومبر ۱۹۴۳ء) بروز اتوار قرار پایا ہے۔ دوست اس کو کامیاب بنانے کے لئے جلسوں کا انتظام ابھی سے شروع کر دیں۔ مناسب جگہ با اثر صدر قابل مقررین کا انتخاب قبل از وقت کر کے اشتہار وغیرہ ضروری امور طے کریں۔

## اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا :۔ (۱) عبد الاحد صاحب کوئٹہ بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں۔ (۲) سید محمد احمد صاحب محاذ جنگ پر گئے ہوئے ہیں۔ (۳) ڈاکٹر محبوب احمد صاحب بنگال کی بیوی بچے عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کریں۔

دعائے مغفرت :۔ عبد الغفور صاحب جمعدار معلیال ۴۲ ماہ حال کو فوت ہو گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ذکر حبیب علیہ السلام

## روایات جناب چوہدری حیات محمد صاحب ولد چوہدری محمد خان صاحب

### وڑائچ سکنہ چک ۱۷ جنوبی ڈاک خانہ چک ۱۲ تحصیل و ضلع سرگودہا

(بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان)

میری عمر ۶۸ سال بیعت، ۷ فروری ۱۹۰۷ء کی ہے۔ میری بیعت کا واقعہ اس طرح ہے کہ شاہ محمد صاحب تھانیدار جو کہ تحصیل رعیہ ضلع سیالکوٹ میں تعین تھے۔ رخصت پر ہمارے سابقہ گاؤں شیخ پور ضلع گجرات میں تشریف لائے۔ انہوں نے آکر تبلیغ شروع کردی۔ ہم نے ان کے مقابلہ کے لئے ایک مولوی موضع پیر و شاہ ضلع گجرات سے منگوایا اس مولوی نے بہت ہاتھ پاؤں مارے۔ مگر اسے کامیابی نہ ہوئی۔ ہم نے میاں میراں بخش صاحب کو جو ہم میں سے سمجھدار تھے۔ اصل حقیقت معلوم کرنے کے لئے قادیان دارالامان روانہ کیا۔ وہ چار روز وہاں رہے اور بیعت کرکے واپس لوٹے۔ اور آکر بیان فرمایا۔ کہ حضرت مرزا صاحب اپنے دعوے میں حق بجانب ہیں۔ اور واقعی امام مہدی اور مسیح موعود ہیں۔ لیکن مجھے کچھ سمجھ نہ آئی۔ انہی دنوں کا واقعہ ہے۔ کہ میں رات گھر میں سویا ہوا تھا۔ آدھی رات کے قریب میں نے رویا میں دیکھا۔ کہ میرے چچا فتح علی صاحب مرحوم نے میرا سر پکڑ کر مجھے جھنجوڑ کر فرمایا۔ کہ جو وقت کا حاکم ہو اسے مان لینا چاہیئے۔ پہلے تو مجھے کچھ سمجھ نہ آئی۔ مگر پھر میرے دل میں خیال آیا کہ دنیاوی حاکم تھانیدار اور تحصیلدار وغیرہ تو زبردستی اپنی حکومت منوا لیتے ہیں۔ اس سے مراد روحانی حاکم ہی ہوسکتا ہے۔ جس سے مراد حضرت مرزا صاحب ہیں۔ اسی وقت اٹھ کر میں میاں میراں بخش صاحب کے پاس گیا۔ دروازہ کھٹکھٹایا۔ میاں صاحب نے کہا اس وقت کیا کام ہے۔ میں نے کہا۔ کہ میری بیعت کا ابھی خط لکھئے۔ انہوں نے کہا۔ کہ فجر کو لکھ لیں گے۔ میں نے کہا کیا آپ فجر تک میری زندگی کا ذمہ لینے کے لئے تیار ہیں؟ اس پر انہوں نے اسی وقت میری بیعت کا خط لکھ دیا۔ بیعت میں خاکسار نے اپنے دو بھائیوں نواب علی ولد فتح علی اور حیدر ولد فتح علی کو بھی شامل کیا۔ نیز اپنے لڑکے میاں خاں کو بھی شامل کیا بیعت کے وقت میاں میراں بخش صاحب نے مجھے حضرت صاحب کی تعلیم سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آپ کو اپنے سارے رشتہ داروں سے دینی تعلقات منقطع کرنے پڑیں گے۔ اگر ان میں سے غیر احمدی ہونے کی حالت میں کوئی فوت ہو جائے۔ تو آپ کو ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیئے۔ خواہ کتنا عزیز سے عزیز رشتہ دار ہو۔ چنانچہ بیعت کے ایک سال بعد ۵ مارچ ۱۹۰۸ء کو میرے دادا صاحب جادا صاحب ولد سلطان محمد صاحب فوت ہوئے میں نے ان کا جنازہ نہیں پڑھا۔ لوگوں کے اصرار اور غیرت دلانے کے باوجود میں نے جنازہ پڑھنے سے انکار کیا اور کہا کہ یہ سو روپیہ ہے۔ جو خرچ تجہیز و تکفین پر آئے۔ آپ اس میں سے لے لیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے خلاف میں ان کا جنازہ نہیں پڑھ سکتا۔ چنانچہ میرے رشتہ داروں نے مجھ سے مبلغ ۴۵ روپے لے لئے۔ چھ ماہ کے بعد میری پڑدادی فوت ہوگئیں۔ میں نے ان کا جنازہ بھی نہیں پڑھا۔ اور ان کی تجہیز و تکفین پر بھی تقریباً اتنے ہی روپے میں نے خرچ کے لئے اپنے غیر احمدی عزیزوں کو دیئے۔

میں عرض کر چکا ہوں کہ ۱۹۰۷ء میں میں نے بیعت کی تھی بیعت کے بعد جب میں اپنے گاؤں چک ۱۷ جنوبی میں واپس آیا۔ تو چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق غیر احمدی امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا منع تھا ہم احمدیوں نے الگ نماز پڑھی۔ اس پر غیر احمدیوں سے ہمارا تکرار ہو گیا۔ غیر احمدیوں میں عبد اللہ ولد لنگر۔ عمر الدین ولد حسن محمد ساہی۔ قطب دین کمہار۔ امام مسجد میاں سراج وغیرہ پیش پیش تھے۔ انہوں نے مسجد کی قیمت مقرر کر کے مجھے کہا۔ کہ یا ۹۰ روپے لے کر مسجد کو چھوڑ دو اور یا ۲۱۰ روپے ہمیں دے دو۔ ہم الگ مسجد بنا لیتے ہیں۔ میں نے ۹۰ روپے لینا منظور کرلئے۔ چوہدری غلام قادر صاحب نمبردار اہل سنت والجماعت کی طرف سے روپیہ ادا کرنے کے ذمہ دار بنے۔ اسی دن میں نے قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں خط لکھا۔ اور فتوے دریافت کیا۔ سات روز کے بعد حضور کی طرف سے خط آیا۔ اور اتفاقاً مولوی سراج دین صاحب امام مسجد غیر احمدیاں کو مل گیا۔ میں اسی روز روپیہ لینے کے لئے ان کی مسجد میں گیا۔ انہوں نے وہ خط مجھے دکھایا۔ میں خط لے کر فوراً واپس لوٹا۔ اس خط میں لکھا تھا۔ کہ پہلے آپ نے مسجد بنا کر ثواب حاصل کیا ہے۔ اب روپیہ نہ لو۔ اور اپنی طرف سے معمولی پیمانہ پر مسجد بنالو۔ مسجد بیچنے کا شریعت میں کوئی حکم نہیں شریعت اس کی اجازت نہیں دیتی۔ اس پر ہم نے تین ماہ کے بعد اپنی الگ مسجد بنائی۔ جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم اب تک نماز پڑھتے ہیں۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## غیر احمدی کی اقتداء میں نماز

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام احمدی اور غیر احمدی میں فرق بتاتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں

"غرض اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں۔ جو کہ ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ جن سے خدا تعالیٰ ناراض ہے۔ اور جو اسلامی رنگ سے بالکل مخالف ہیں۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ اب ان لوگوں کو مسلمان نہیں جانتا۔ جب تک کہ وہ غلط عقائد کو چھوڑ کر راہ راست پر نہ آجائیں۔ اور اس مطلب کے واسطے خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے۔ کہ میں ان سب غلطیوں کو دور کرکے اصلی اسلام پھر دنیا میں قائم کردوں" (احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے صفحہ ۱۶)

نیز مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۰۲ء کو اپنی جماعت کا غیر کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق ذکر تھا فرمایا۔ صبر کرو۔ اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ بہتر اور نیکی اسی میں ہے۔ اس میں تمہاری نصرت اور فتح عظیم ہے۔ اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ دیکھو دنیادار روٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے ناراض ہونے والے بھی اپنے دشمن کو چار دن سونہہ نہیں لگاتے۔ اور تمہاری ناراضگی اور روٹھنا تو خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ تم اگر ان سے ملے رہے۔ تو خدا تعالیٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے۔ وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت اگر الگ ہو۔ تو پھر اس میں ترقی ہوتی ہے۔ (الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء)

ہر دو حوالجات سے ثابت ہے کہ غیر احمدیوں کے طریق عمل سے خدا تعالیٰ ناراض ہے۔ ان کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں۔ اور ان سے علیحدگی میں ہی جماعت کو ترقی حاصل ہوسکتی ہے

پھر ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔

"مخالف کے پیچھے نماز بالکل نہیں ہوتی۔ پرہیزگار کے پیچھے نماز پڑھنے سے آدمی بخشا جاتا ہے نماز تو تمام برکتوں کی کنجی ہے۔ نماز میں دعا قبول ہوتی ہے۔ امام بطور وکیل کے ہوتا ہے اس کا اپنا دل سیاہ ہو۔ تو پھر وہ دوسروں کو کیا برکت دے گا۔" (الحکم ۳۱ جولائی ۱۹۰۱ء)

پھر لکھا ہے۔

سوال ہوا کہ کیا مخالفوں کے گھر کی چیز کھا لیو یا نہیں جواب۔ فرمایا نصاریٰ کی پاک چیزیں بھی کھا لی جاتی ہیں۔ ہندوؤں کی مٹھائی وغیرہ بھی ہم کھا لیتے ہیں۔ پھر ان کی چیز کھا لینا کیا منع ہے۔ ہاں میں تو نماز سے منع کرتا ہوں۔ کہ ان کے پیچھے نہ پڑھو۔" (الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

ان حوالجات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منشاء اور تعلیم واضح ہے۔ چاہیئے کہ تمام احباب

## نفع مند کام پر روپیہ لگانیوالوں کے لئے نہایت عمدہ موقعہ

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائداد کی کفالت پر لیا جائے گا۔ جو ہر طرح سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔ اور نفع لائے گا۔ (ناظر بیت المال)

66

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اپنے حقوق کی حفاظت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ

شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی کا ایک مضمون "تاریخ اسلام کے سبق آموز فسانے" کے عنوان سے اخبار الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں چھپ چکا ہے۔ ایک کتاب شواتظ الرقات نام جو سید قطب شاہ صاحب سندیلیا نوالی ضلع لائل پور نے رد شیعہ میں لکھی۔ اس کتاب میں مصنف نے اہل تشیع کے رد میں مفید مواد جمع کیا ہے۔ مصنف نے اس روایت کو اہل تشیع کی کتب سے نقل کرکے بتایا ہے۔ کہ شیعہ روایات میں اس واقعہ کو اس قدر بھیانک صورت میں پیش کیا گیا ہے۔ کہ جس سے یہی نتیجہ اخذ ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت عمر ہمیشہ خاندان رسالت کے افراد کو ستایا کرتے تھے۔ چنانچہ سید قطب شاہ صاحب نے کتب شیعہ سے یہ واقعہ اس طرح نقل کیا ہے۔

حضرت عباس کے مکان پر ایک پرنالہ لگا ہوا تھا جس کا پانی بازار میں گرتا تھا۔ ایک دن بارش ہو رہی تھی کہ حضرت عمر کا اس طرف سے گزر ہوا۔ پرنالے کا پانی حضرت عمر کے کپڑوں پر گرا۔ حضرت عمر کو غصہ آگیا۔ آپ نے وہ پرنالہ اکھڑوا دیا۔ حضرت عباس کو جب علم ہوا۔ تو وہ دوڑے دوڑے حضرت علی کے پاس گئے۔ اور کہا بنی ہاشم کی عزت خاک میں مل گئی۔ میرا پرنالہ اکھاڑ دیا گیا۔ حضرت علی نہایت جوش میں آ گئے۔ اور انہوں نے قنبر (اپنے غلام) کو آواز دی۔ کہ قنبر ذوالفقار جلدی لاؤ۔ چنانچہ حضرت عباس کی معیت میں حضرت علی وہاں پہنچے اور پرنالہ لگانے کا حکم دیا۔ کسی نے کہا۔ کہ امیر المومنین (حضرت عمر) نے اکھڑوایا ہے۔ آپ نہ لگائیں۔ حضرت علی کی تلوار چمکی اور نہایت جوش میں آکر فرمایا۔ پرنالہ ہمارا حق ہے۔ اسی جگہ لگایا جائے گا۔ کون ہے جو روک سکے۔ اگر کسی نے ہمیں روکا۔ تو مدینے کی گلیوں میں خون کی ندیاں بہا دوں گا۔ غرض آپ نے وہ پرنالہ وہیں لگوا دیا۔ اور حضرت عمر نے کوئی مقابلہ نہ کیا۔ اس ایک ہی روایت سے معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ اہل تشیع کی روایات حقیقت سے کس قدر دور ہوتی ہیں۔ اس رنگ میں اس واقعہ کو بیان کرکے شیعہ راوی یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ حضرت علی اس قدر بہادر تھے۔ کہ حضرت عمر کی کیا مجال تھی۔ کہ آپ کا مقابلہ کرتے۔ گویا حضرت علی اپنے یا اپنے خاندان کے معمولی حقوق کو چھوڑنے کیلئے تیار نہ تھے۔ مگر شیعہ اصحاب اتنا غور نہیں کرتے۔ کہ اگر حضرت علی پرنالہ لگانا اپنا حق سمجھتے تھے۔ تو کیونکر خلافت کا حق جو بقول شیعہ اصحاب نبی کے ارشاد کے مطابق انہیں بذریعہ نص اور بارشاد نبی حاصل ہو چکا تھا چھوڑنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اس وقت آپ کی ذوالفقار کیوں نیام سے باہر نہ آئی اور کیوں مدینہ کی گلیوں میں اپنے حق کے لئے خون نہ بہایا گیا۔ اور کیوں چپ چاپ اپنے حقوق سے دست بردار ہو گئے۔ اگر آپ کی نگاہ میں خلافت کا مقام دو تین فٹ لکڑی کے پرنالے جتنی حیثیت بھی نہیں رکھتا تھا۔ تو پھر تیرہ سو سال سے اس قدر تبرا بازی کیوں؟ سچ بات یہی ہے کہ یہ سارے لوگ اہل اللہ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار تھے۔ خاکسار سید عنایت حسین شاہ غوثپوری

# ایک پرانے صحابی کا قابل تعریف اور شاندار نمونہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحابیوں میں سے ایک منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری قادیان ہیں۔ جو مدت سے پٹوار سے الگ ہیں۔ اسی عرصہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کا مطالبہ فرمایا۔ تو آپ نے نہایت شاندار اور قابل تعریف نمونہ دکھایا۔ چنانچہ اپنے اور اپنے گھر والوں کے نو سال یوں ادا کئے:-

خود:- ۱۰۰ - ۱۵۰ - ۲۰۰ - ۱۲۵ - ۱۵۵ - ۱۶۰ - ۱۸۰ - ۲۰۰

اہلیہ صاحبہ:- ۵ - ۶ - ۷ - ۵ - ۵/۴ - ۵/۴ - ۵/۴ - ۶

جب آپ نے اپنا اور اپنے گھر والوں کا مذکورہ بالا نو سالہ حساب دیکھا تو ایک دن مسجد مبارک میں بعد نماز ظہر فرمانے لگے۔ کہ میرا اور میرے گھر والوں کا نو سالہ حساب تو درجہ دوم کا ہے اب میں چاہتا ہوں۔ کہ مجھے ایسا حساب بنا دیں۔ جو ہر سال پہلے سال سے اضافہ کے ساتھ ہو۔ تا میں اضافہ کرکے سابقون اولون کے درجہ اول میں آسکوں۔ چنانچہ ان کا حساب یوں بنا دیا۔

خود:- ۱۰۰ - ۱۵۰ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶

اہلیہ صاحبہ:- ۵ - ۶ - ۷ - ۷/۱ - ۷/۲ - ۷/۳ - ۷/۴ - ۷/۵ - ۷/۶

اس طرح آپ کے ذمہ ۲۵۱۔ اور یہ گھر والوں کے ۱/۱۱ کل ۲۶۱/۱ ہے۔ جو آپ نے حساب ملنے کے تیسرے دن داخل کر دیئے۔ اور وہ حضور کی خدمت میں پیش کر دیئے گئے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ جزاکم اللہ احسن الجزاء

اگر آپ کا پہلا حساب بھی اسی طرح کا ہے۔ اور اب اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق عطا فرمائی ہے۔ کہ ہر سال پہلے سال سے اضافہ کر سکیں۔ تو آپ کو ضرور کوشش کرکے درجہ اول میں آنا چاہیئے۔ جنہوں نے سال نہم تاحال ادا نہیں کیا۔ وہ اب غافل نہ رہیں۔ کیونکہ اب صرف نومبر کا مہینہ آخری مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں بہرحال ادائیگی ہو جانی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

# وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کیجاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۶۹۸۸ - منکہ فضل بی بی زوجہ چوہدری حسین بخش صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن موضع ممگرا ڈاکخانہ رسول پور ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ اگست ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ایک سو روپیہ حق مہر۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد مجھے حاصل ہو۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ:- نشان انگوٹھا فضل بی بی زوجہ چوہدری حسین بخش موضع ممگرا ڈاکخانہ رسولپور ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:- بشیر احمد موضع ممگرا۔ گواہ شد:- مولوی علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔ موضع ککھانوالی ڈاکخانہ چھبورہ ضلع سیالکوٹ بقلم خود

۶۹۸۹ - منکہ حافظ بشیر احمد ولد چوہدری نیاز محمد صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ظہور ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ کیونکہ بفضل خدا تعالےٰ میرے والد صاحب محترم بقید حیات ہیں۔ میں اس وقت ریلوے ملازم ہوں۔ اور میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو مبلغ ۰۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر بعد میں کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد بنا لوں۔ تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں۔ تو میری جائداد سے وصول کر لی جائے۔ العبد حافظ بشیر احمد نیاز منزل قادیان گواہ شد خاکسار نیاز محمد پنشنر الیکٹریکل ڈپٹی دارالرحمت قادیان۔ گواہ شد مرزا منصور احمد

اکسیر لیبان دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے
قیمت ایک ماہ کی خوراک پانچ روپے
ملنے کا پتہ منیجر نور ایجنسیز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

عزیز کاربالک منجن
دانتوں کے جملہ امراض کا علاج
قیمت فی اونس ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ:- عزیز کاربالک منجن سٹورز ریلوے روڈ۔ قادیان

کوئین ٹکیاں ملیریا سے بچنے کیلئے بہترین دوا ثابت ہو چکی ہیں!
ٹیبلٹس (۱۰۰ ٹکیہ دو روپے) محصولڈاک ۹ر دو شیشی تک
دی کوئین سٹورز قادیان

**نمبر ۶۹۸۷** منکہ تمیزہ خانم زوجہ محمد جمیل صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن امروہہ ڈاکخانہ امروہہ ضلع مراد آباد صوبہ یو۔پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ماہ رمضان مطابق ۱۸ اپریل ۱۹۲۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اسوقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں اور نہ ہی میری ماہانہ یا سالانہ کوئی آمد ہے۔ البتہ میرے پاس کچھ زیور نقرئی ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور وصیت کرتی ہوں کہ بتوفیق باری تعالیٰ اگر میری زندگی میں کوئی اور جائیداد میری بن جائے یا کوئی آمد ماہانہ یا سالانہ ہو جائے۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں بمد وصیت ادا کروں۔ وہ میری وصیت میں سے منہا سمجھی جائے گی۔ زیور کی تفصیل یہ ہے:-

| | |
|---|---|
| چوڑیاں نقرئی ۲۰ تولہ مالیت ۲۰ | گلوبند نقرئی ۱۰ تولہ معہ ۱۰ |
| پازیب ۳۰ ۳۰ | بھادر ۱۲ ۱۲ |
| لچھے ۳ ۳ | لچھے دستی ۱۵ ۱۵ |
| ہری لیمن ۱۲ ۱۲ | پونچی ۸ ۸ |
| ہار ۲۲ ۲۲ | کل میزان مالیت ۱۰۰ |

الامۃ۔ تمیزہ خانم امروہہ ضلع مراد آباد۔ گواہ شد۔ عبد السمیع بقلم خود سیکرٹری جماعت احمدیہ امروہہ والد موصیہ۔ گواہ شد۔ بشارت احمد نسیم برادر موصیہ

**نمبر ۶۹۹۲** منکہ زاہدہ خاتون زوجہ حافظ تصدق حسین صاحب مرحوم قوم شیخ قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت جون ۱۹۲۰ء ساکن بریلی ڈاکخانہ خاص ضلع بریلی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۲۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اسوقت میری جائیداد صرف ایک مکان واقع نینی تال روڈ بریلی قیمتی اندازاً ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے پاس ایک جوڑی بندے اور ایک ناک کا پھول طلائی ہے۔ جن کی موجودہ قیمت اندازاً تیس روپے ہے۔ مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ انشاء اللہ وصیت کی رقم اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دونگی۔ اس کے علاوہ میری وفات پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ۔ زاہدہ خاتون۔ گواہ شد [illegible] گواہ شد Ali Gr... H. A. Qunaini نانا موصیہ

**نمبر ۶۹۹۱** منکہ خاتون بی کبری زوجہ محمد عمر صاحب قوم قریشی عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن بریلی ڈاکخانہ خاص ضلع خاص یو۔پی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۴/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مکان قرآن جس کی قیمت تقریباً پانچہزار یا پانچسو روپیہ ہے۔ اور زیور تقریباً ۴۵ تولہ ۱۹۲۵/- روپیہ کا ہے۔ نقد موجودہ ۲۰۰/- روپیہ ہیں اپنے اس مکان اور زیور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ انشاء اللہ زندگی میں ہی ادا کر دونگی۔ اور اگر ادا نہ کر سکوں تو انجمن کارپرداز مقبرہ بہشتی بقایا جزو یا کل ۱/۱۰ حصہ نکال کر باقی ملکیت بچوں پر شرعی قانون کے مطابق یا بموجب حکم خلیفۃ المسیح قادیان تقسیم کر دے۔ اس وقت میری آمد مختلف تقریباً آٹھ روپے ماہانہ ہے۔ اسکا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ اور کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ میری وفات پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ حق مہر وصول کر لیا ہے۔

الامۃ۔ خاتون بی کبری بقلم خود۔ گواہ شد محمد عمر بقلم خود خاوند موصیہ۔ گواہ شد فضل الدین مبلغ علاقہ میں پوری حال زبن بریلی۔

**نمبر ۶۹۹۰** منکہ نبی رضا خان ولد مبارک رضا خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن بریلی ڈاکخانہ بریلی ضلع بریلی صوبہ یو۔پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اپریل ۱۹۲۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں کارخانہ دیاسلائی کلکٹر گنج میں کام کرتا ہوں اور میری ماہوار آمدنی بصورت اجرت مبلغ [illegible] روپیہ اوسطاً ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ فی الحال اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل کرتا رہونگا۔ میری اجرت میں کمی بیشی ہوئی۔ تو اسکے حساب سے ۱/۱۰ حصہ ادا کرونگا اور اس کی اطلاع دیتا رہونگا۔ اس کے علاوہ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ نبی رضا خان بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد عمر بقلم خود۔ گواہ شد Iqbal Ali Ghani P.W.S. D.S. Mental Hospital Barili

**نمبر ۶۹۸۳** منکہ حکیم محمد امین شاہ ولد سید ولایت شاہ قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہ مسکین ڈاکخانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ماہ ظہور ۱۳۰۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ اپنے والد کی آمدنی پر گذارہ کرتا ہوں۔ اسوقت میں نے اپنی زندگی برضائے الٰہی دیہاتی مبلغین وقف کر دی ہے اور اب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے ۲۳/- روپے بطور انعام ملتے ہیں۔ جنکی وصیت ۱/۱۰ حصہ کے حساب سے کرتا ہوں نیز میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی انجمن احمدیہ قادیان ہوگی والسلام۔ خاکسار حکیم محمد امین شاہ ۲۸/۹/۲۳ گواہ شد سید ولایت شاہ احمدی امیر جماعت شاہ مسکین۔ گواہ شد

Digitized by Khilafat Library Rabwah


## تبلیغی لٹریچر مفت

ڈاکٹر شفیع احمد صاحب مرحوم نے ایک بڑا تبلیغی کتب خانہ چھوڑا ہے جس میں سے ہم لوگوں کو برائے نام دفتر کا خرچ ایک روپیہ پر کتابیں دے رہی تھی مگر بعض لوگوں نے خطوط آئے کہ ہم روپیہ نہیں دے سکتے اب بعض لوگوں لکھتے ہیں کہ ہم محصول بھی ادا نہیں کر سکتے لیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں استطاعت دے کہ ہم محصول بھی اپنے پاس سے ادا کر دیں ہم یہ کتابیں صرف اس شرط پر لوگوں کو دیتے ہیں کہ وہ ڈاکٹر شفیع احمد مرحوم کے درجات بلند ہونے اور میرے اور میرے بچوں کی فلاح و بہبود۔ دارین کے لئے دعا کریں اور یہ وعدہ لکھ کر بھیجیں کہ وہ روزانہ پنجوقتہ نمازوں میں میرے بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے دعا کرینگے۔ کتابیں تبلیغی کمی جو بڑی مطبوعات رکھتی ہیں۔ المشتہر بیگم ڈاکٹر شفیع احمد مرحوم دریا گنج دہلی

## تریاقِ کبیر

اسم بامسمےٰ تریاق ہے۔ کھانسی۔ نزلہ۔ دردسر۔ ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے بس ذرا سا لگانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔

قیمت فی شیشی ۱۲ /۱ درمیانی شیشی ۱۲ /
چھوٹی شیشی ۹ /

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب


الفضل کے چندہ کی باقاعدہ اور بروقت ادائیگی ہر خریدار کے لئے لازمی ہے۔ اگر آپ نے ابھی تک ادائیگی نہیں فرمائی۔ تو وی۔پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیئے۔ (مینیجر)


## عرق نور

(رجسٹرڈ) ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی اور یرقان کو دور کرنے کے علاوہ معدہ اور جگر میں طاقت پیدا کرتا ہے۔ پٹھوں کو اور جوڑوں کی درد کو دور کر کے مضبوط بناتا ہے ضعف جنسی۔ کمزوری اعصاب کو دور کرتا ہے۔ غذا کو ہضم کر کے صالح خون پیدا کرتا ہے دائمی قبض کو رفع کر کے سچی بھوک پیدا کرتا ہے۔ نیز معدہ اور پھیپھڑوں کی اصلاح کرتا ہے۔ پرانی کھانسی۔ دردکمر۔ خارش۔ دم پھولنا۔ گھبراہٹ اور سستی و کاہلی کو رفع کرتا ہے۔ عرق نور رنگ سرخ خون میں صفائی اور جسم میں فولادی طاقت اور وزن میں زیادتی پیدا کر کے آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچانے اور طاقت کو قائم رکھنے کیلئے اکسیر ہے۔ عرق نور عورتوں کیلئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ بانجھ پن کی بے نظیر دوا ہے۔ اس کے استعمال سے ایام ماہواری کی درد شرطیہ طور پر دور ہو جاتی ہے۔ خون کی کمی بیشی اور بیقاعدگی کو دور کر کے رحم کو قابل تولید بناتا ہے۔ قیمت فی پیکٹ ۱۶ خوراک ۸/ محصول ڈاک علاوہ

المشتہر:- ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

**کلکتہ** ۲۸ اکتوبر۔ آج حضور وائسرائے اور لیڈی ویول نے کلکتہ میں بھوکوں کو کھانا کھلانے کے تین سنٹروں کا معائنہ کیا اور لوگوں کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھا۔ اور ان سے متعلق بعض باتیں دریافت کیں۔

**لنڈن** ۲۸ اکتوبر۔ آج پھر وزیر ہند مسٹر ایمری نے بنگال کی حالت کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ پچھلے ماہ کے دوسرے ہفتے سے اس مہینے کے دوسرے ہفتہ تک ۸۰ ہزار بنگالی مر گئے۔ ان سب کے مرنے کی وجہ کھانا نہ ملنا ہے جنوب مشرقی ہندوستان کی حالت اس سے بھی خراب ہے۔ آپ نے کہا کہ حکومت برطانیہ اس بات کی بہت کوشش کر رہی ہے کہ اس تکلیف کو دُور کیا جائے۔ چنانچہ ۳ جہاز ہندوستان کی بندرگاہوں پر کھانے کی چیزیں لے کر پہنچ چکے ہیں۔ اگر جہازوں کا کوئی انتظام ہو جائے۔ تو برطانیہ افریقہ اور آسٹریلیا کی یہ انتہائی خواہش ہے کہ ہندوستان کو کافی غلہ پہنچایا جائے۔

**کلکتہ** ۲۹ اکتوبر۔ بنگال کے مصیبت زدہ لوگوں کی حالت کا تین دن معائنہ کرنے کے بعد حضور وائسرائے نے کل ایک فوڈ کانفرنس کی صدارت خود کی۔ اس کانفرنس میں علاوہ گورنر بنگال اور وزراء کے بڑے بڑے لیڈر بھی مدعو تھے۔ اس کانفرنس میں ایک خاص پروگرام بنایا گیا۔ جس پر جلد عمل کیا جائیگا۔ اس پروگرام میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ (۱) جو مصیبت زدہ لوگ باہر سے آئے ہوئے ہیں۔ ان کو ایسے کیمپوں میں داخل کیا جائے جہاں کھانا۔ کپڑے اور دوائیوں کا انتظام ہو۔ اور ان کی حالت سدھرنے پر انکو واپس اپنے گاؤں میں بھیجدیا جائے۔ (۲) فوجی حکام سے بھی تعاون کی امید کی گئی ہے کچھ علاقوں میں فوج صوبے کی حکومت کا ہاتھ بٹا رہی ہے، اب وہ اور زیادہ مدد دے گی۔

کل سویرے بھی لارڈ ویول نے بہت سے افسروں اور لیڈروں سے اس معاملہ میں بات چیت کی۔ لنچ کے بعد لارڈ ویول اور لیڈی ویول نے اور بہت سے لنگروں کا معائنہ کیا۔

**واشنگٹن** ۲۹ اکتوبر۔ جنوبی بحرالکاہل کے ہیڈکوارٹر سے اعلان ہوا ہے۔ کہ اس بات کی پوری تصدیق ہوگئی ہے۔ کہ امریکن فوجیں مونو کے جزیرہ نما میں شنبہ کو اتر گئی تھیں۔ دشمن نے اس علاقے میں بہت تھوڑا مقابلہ کیا ہے۔ پرسوں امریکن بمباروں نے رابول کی اہم چھاؤنی پر بھی شدید بمباری کی۔ اور جاپانیوں کے ۱۰۹ ہوائی جہاز تباہ کر دئے۔ اس حملے میں گو اتحادیوں کے چند جہازوں کو بھی نقصان پہنچا۔ لیکن واپس صرف ایک نہیں آسکا۔

**ماسکو** ۲۹ اکتوبر۔ روسی اعلان مظہر ہے۔ کہ دریائے نیپر کے جنوب والے علاقے میں روسیوں نے ۳ سے ۱۰ میل تک آگے بڑھ کر ۳۰ سے زیادہ جگہوں پر قبضہ کر لیا ہے اور ایک اہم ریلوے سٹیشن کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ جہاں سے ٹریکوک کی خاکنائے کی طرف لائن جاتی ہے۔ جو روسی دستے کریمیا کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ وہ اس جزیرہ نما کے پھاٹک سے ۳۰ میل سے بھی کم دُور رہ گئے ہیں۔ یہاں سے شمال مغرب میں میکوپال کی طرف بھی روسی دستے بڑی تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ کریوائی راگ پر بھی روسیوں کو اور کامیابی ہوئی ہے۔ اور دشمن کو اس کی نئی چوکیوں سے باہر نکال دیا گیا ہے۔ جرمن کریوائی راگ پر سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ اگر یہاں روسیوں کا قبضہ ہوگیا۔ تو جرمنوں کے لئے بہت مشکل پیش آجائے گی۔ ادھر روسی ہوائی جہاز بھی جرمنوں پر روزانہ بمباری کر کے سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اس وجہ سے جرمن نیپر کے موڑ کے علاقہ سے سامان کا معمولی سا حصہ ہی بچا کر لے جا سکتے ہیں۔ اور بہت سا سامان چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں۔ روسیوں کی طاقت کو دیکھ کر اب جرمن سپاہیوں کے حوصلے پست ہو گئے ہیں۔

**لنڈن** ۲۹ اکتوبر۔ مسٹر چرچل نے روسیوں کی امداد کیلئے جو فنڈ کھولا تھا۔ اس میں ۳۰ لا پونڈ جمع ہو چکے ہیں۔

**لنڈن** ۲۹ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اٹلی میں اتحادی افواج اب جرمنوں کے بچاؤ کی قلعہ بندیوں سے تھوڑے ہی فاصلہ پر ہیں۔ بہت سے امریکن دستے والٹرانو کی پہاڑیوں میں رپارڈوں کے پاس پہنچ گئے ہیں۔ اس مقام پر قبضہ کرنے کیلئے اتحادیوں کو گولیوں کی بوچھاڑ سے گذرنا پڑ رہا ہے۔ بہت سے امریکن دستوں نے مارسیکا کی اُن پہاڑیوں کی ڈھلوانوں کے مغرب میں بعض چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جن پر جرمن فوجیں اکٹھی ہو رہی تھیں۔ نامہ نگاروں کا بیان ہے۔ کہ مارسیکا کی پہاڑیوں پر گھمسان کی لڑائی ہونے والی ہے۔ اور اب دشمن سختی سے مقابلہ کر رہا ہے۔ ادھر مشرقی اٹلی میں آٹھویں برطانی فوج ٹرینو دریا کے اُس پار برابر آگے بڑھ رہی ہے۔ ٹیرینو دریا کے شمالی کنارے پر بعض اہم مقامات کو ان دستوں نے دشمن سے چھین لیا ہے۔ اتحادی انجنیئر بڑی تیزی سے دریا پر کشتیوں کے پُل بنا رہے ہیں۔ جرمن توپیں ان پر سخت گولہ باری کر رہی ہیں۔ مگر وہ اس کے باوجود اس کام کو کر رہے ہیں۔

**ماسکو** ۲۹ اکتوبر۔ اتحادی ممالک کی جو کانفرنس ماسکو میں ہو رہی ہے۔ وہ اب کس مرحلہ پر پہنچ چکی ہے۔ اس کا اندازہ اس تقریر سے ہو سکتا ہے۔ جو لنڈن میں روس کے نئے سفیر نے کی۔ اس نے کہا۔ کہ تینوں اتحادی ملکوں نے جو بات چیت کی ہے۔ اس کے نتیجے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ بہت جلد اب دشمن کو شکست اٹھانی پڑے گی۔ اور یہ کہ اب جان کا بہت کم نقصان ہوگا۔ تیسرے یہ کہ لاکھوں ایسے لوگ جو جرمنی کے پھندے میں قیدی کی صورت میں ہیں۔ آزاد ہو جائیں گے۔ آپ نے کہا کہ دشمن اب بہت نازک دُور میں سے گذر رہا ہے۔ اسے روس میں بھی اور اٹلی میں بھی شکست پر شکست ہو رہی ہے۔ دشمن لڑائی کو لمبا کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ تاکہ ہمارے فتح کے راستے میں جہانتک ہو سکے روک ڈالے۔ لیکن اب وہ ہمارے سامنے بہت دیر تک نہیں ٹھہر سکتا۔

**لنڈن** ۲۹ اکتوبر۔ برطانی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے کل پھر فرانس اور مشرقی جرمنی میں دشمن کے ٹھکانوں پر سخت حملے کئے۔ شیربرگ کے جزیرہ نما پر خاص طور پر بمباری کر کے دشمن کو نقصان پہنچایا۔ اور بجلی گھر پر تاک تاک کر نشانے لگائے۔ بہت سے دوسرے ٹھکانوں پر بھی بمباری کی۔

**لنڈن** ۲۷ اکتوبر۔ اتحادیوں کے ہوائی جہاز صرف دشمنوں کے اڈوں پر ہی تباہی اور بربادی بپا نہیں کرتے۔ بلکہ اپنی فوج کے زخمیوں کو فوراً میدان جنگ سے اپنے مورچوں کے پیچھے ہسپتالوں میں پہنچاتے ہیں۔ اس طرح ہزاروں جوانوں کی جانیں بچ گئی ہیں۔ ایک بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ ایک مرتبہ ۲ ہفتوں کی مدت میں جب جنگ پورے زوروں پر تھی۔ اور ہوائی جہازوں کی زیادہ ضرورت ہوائی لڑائیوں کیلئے تھی۔ ۱½ ہزار زخمی اٹلی کے میدانِ جنگ سے الجزائر اور قاہرہ کے فوجی ہسپتالوں میں ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے پہنچائے گئے۔ یہ ایسے زخمی تھے۔ جن کی مرہم پٹی کی فوراً ضرورت تھی۔ واپسی پر یہ ہوائی جہاز فوجوں کیلئے سامانِ جنگ اور رسد کا دیگر سامان لے جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah